

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو بیاسی

پیغمبرانہ اتحادات اور جنگیں: قدیم دور کے سلوکوس سے جدید جغرافیائی سیاست تک

Jeff Pippenger

2024-04-12

آیات تیرہ اور چودہ ایک ایسی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں جہاں سلوکس اور فلپ مقدونی ایک اتحاد بنا رہے تھے، اور وہ ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کرتے ہیں، جو روم کی پہلی پراکسی فوج ہے، اور مقدونیا (یونان) اقوام متحدہ کی علامت ہے۔ اُس ابتدائی تاریخ میں، شمال کے بادشاہ (سلوکس) اور فلپ (یونان) کا اتحاد اُس تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے جو جنگِ پانیوم تک لے جاتی ہے۔ دو صدیوں بعد اس قصبے کا نام پانیوم سے بدل کر قیصریہ فلپی رکھ دیا گیا۔ اس قصبے کے دوہرے نام کا مقصد سلوکس اور فلپ مقدونی کے اتحاد کی یادگار بنانا نہیں تھا۔

"قیصریہ فلپی" کا نام اس قدیم شہر کی تاریخی تبدیلی سے نکلا ہے جیسے "Panium" یا "Paneas" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس شہر کا اصل نام "Paneas" تھا، کیونکہ یہ یونانی دیوتا "Pan" کے نام سے منسوب ایک نمایاں چشمے کے قریب واقع تھا۔ یہ چشمہ، جو قدیم زمانے میں ایک اہم مذہبی مقام تھا، دریائے اردن میں جا ملتا تھا۔

بادشاہ پیروڈیس اعظم کے دور حکومت میں، تقریباً پہلی صدی قبل از مسیح، شہر میں نمایاں تعمیر نو ہوئی اور اسے وسعت دے کر خوبصورت بنایا گیا۔ قیصریہ فلپی کا نام پیروڈیس اعظم کے بیٹے پیروڈیس فلپس نے رکھا۔ اس نے رومی شہنشاہ قیصر آگوستس کے اعزاز میں شہر کا نام "قیصریہ" رکھا، اور "فلپی" اپنے نام پر رکھا، یوں "قیصریہ فلپی" بنا۔ لہذا، "قیصریہ فلپی" دراصل "قیصریہ" — جو پیروڈیس کی قیصر آگوستس کو خراج تحسین کی عکاسی کرتا ہے — اور "فلپی" — جو پیروڈیس فلپس کے اعزاز میں ہے — کا مجموعہ ہے۔

نبوی طور پر پانیوم کا تعلق سلوکس اور مقدونیا کے فلپ کے درمیان ایک گٹھ جوڑ سے ہے، اور نیز قیصر اور پیروڈ فلپ کے درمیان اتحاد سے بھی۔ یہ دونوں اتحاد اُس اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو پیوٹن کے روس کے زوال کے بعد ریاست ہائے متحدہ اور اقوام متحدہ کے درمیان قائم ہوتا ہے، جس کی نمائندگی سلوکس اور فلپ کرتے ہیں۔ یہ اس اتحاد کی بھی نمائندگی کرتے ہیں جو پاپائیت — جو ماں ہے — اور ریاست ہائے متحدہ — جو بیٹی ہے — کے درمیان ہے، جیسا کہ قیصر اور فلپ کے ذریعے دکھایا گیا ہے جو دونوں روم کے نمائندے تھے۔ مل کر یہ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ریاست ہائے متحدہ "خلیج کے پار رومی طاقت کا ہاتھ تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھائے گی"، اور "اتہاہ کے اوپر سے روحانیت پرستی سے ہاتھ ملائے گی"۔ آیت سولہ کے "اتوار کے قانون" سے پہلے ہی، ثلاثی اتحاد قائم کیا جا چکا ہوتا ہے۔

پانیوم یونانی دیوتا پین کی پرستش کا مرکز ہے۔ وہ چشمہ جو یونانی دیوتا پین کے نام منسوب تھا، اُس زمانے میں "جہنم کے دروازے" کے نام سے بھی جانا جاتا تھا، اور جب یسوع وہاں تشریف لائے تو اُن کا "جہنم کے دروازے" کے بارے میں بیان یونان (عالمگیریت) کی سیاسی و مذہبی خصوصیات اور آخری ایام میں رونما ہونے والی مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے درمیان ایک کشمکش کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ وہی جنگ ہے جس کا آغاز اُس امیر صدر نے کیا تھا جس نے آیت دو میں سلطنتِ یونان کو ابھارا تھا۔ یہ ایک عالمگیر بیرونی جنگ ہے اور امریکہ کے اندر بھی ایک داخلی جنگ ہے۔

عالمگیریت کا مذہب اڑدے کا مذہب ہے، جو ہمارے موجودہ دور میں ووک ازم کا مذہب ہے۔ 2020 میں، یہ تہہ گڑھے سے نکلنے والے درندے نے — جس کی شناخت مکاشفہ باب گیارہ میں کی گئی ہے — اپنی سیاسی اور مذہبی طاقت کا اظہار کیا اور زمین کے درندے کے دونوں سینگوں کو ہلاک کر دیا۔ وہ ہے

تہہ گڑھا، دیگر باتوں کے علاوہ، 'چشمہ پین' کی صورت میں بھی نمایاں ہوتا ہے، جو دریائے اردن کو پانی فراہم کرتا تھا۔

یونانی اساطیر میں پین کو فطرت، ویرانے اور دیہی موسیقی سے وابستہ سمجھا جاتا تھا، اور اس کے لیے وقف ایک چشمے کی موجودگی عبادت گزاروں کے لیے مذہبی اہمیت رکھتی تھی۔ دیوتا پین کو اکثر بکرے کے پاؤں، سینگ اور کانوں کے ساتھ دکھایا جاتا تھا۔ پین کو چرواہوں اور ریوڑوں کا دیوتا سمجھا جاتا تھا، اور اسے اکثر ایک شوخ و شریر معبود کے طور پر پیش کیا جاتا تھا جو جنگلات اور پہاڑوں میں اٹکھیلیاں کرتا پھرتا تھا۔ بکری کی ٹانگوں والے دیوتا کے طور پر پین کی شبیہ کتابِ دانی ایل کے آٹھویں باب سے موافق ہے، جہاں یونان کی نمائندگی ایک نر بکرے سے کی گئی ہے۔ قدیم یونان میں بکریاں ایک عام گھریلو جانور تھیں، اور وہ اکثر ان پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی تھیں جہاں پین کے گھومنے پھرنے پر یقین کیا جاتا تھا۔ یہ نقشہ بندی پین کی تصویری روایت کی ایک نمایاں خصوصیت بن گئی اور دیوتا کو پیش کرنے والی یونانی فن اور ادب میں برقرار رہی، قومی کرنسی سمیت۔

جب یسوع قیصریہ فلپی گئے، انہوں نے کہا کہ "جہنم کے دروازے" کلیسیا پر غالب نہ آئیں گے۔ یسوع کے سوال کے جواب میں پطرس نے جو کہا، مسیحی تاریخ اور روایت میں اسے "مسیحی اقرار" سمجھا جاتا ہے۔

جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقے میں آیا، تو اس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا: لوگ کیا کہتے ہیں کہ ابنِ آدم، یعنی میں، کون ہوں؟ انہوں نے کہا، کچھ کہتے ہیں کہ آپ یوحنا بپتسمہ دینے والے ہیں؛ کچھ کہتے ہیں کہ آپ الیاس ہیں؛ اور دوسرے کہتے ہیں کہ آپ یرمیاہ ہیں، یا نبیوں میں سے کوئی ایک۔ اس نے ان سے کہا، مگر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟ شمعون پطرس نے جواب دیا، آپ مسیح ہیں، زندہ خدا کے بیٹے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا، مبارک ہو تم، شمعون بن یونا، کیونکہ یہ بات تم پر جسم و خون نے ظاہر نہیں کی، بلکہ میرے باپ نے جو آسمان میں ہے۔ اور میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ تم پطرس ہو، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور پتال کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تمہیں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ پھر اس نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی کہ وہ کسی سے یہ نہ کہیں کہ وہ یسوع مسیح ہے۔ متی 20-16:13

یہ عبارت اس لیے اہم ہے کہ یہ یسوع کی خدمت اور مسیحی الہیات کی تشکیل میں ایک فیصلہ کن لمحے کی نمائندگی کرتی ہے۔ پطرس کا یسوع کو مسیح، زندہ خدا کا بیٹا، ماننے کا اقرار مسیحی ایمان کی بنیاد اور اس سنگِ زاویہ کے طور پر سمجھا جاتا ہے جس پر کلیسیا تعمیر ہے۔ جملہ "اسی چٹان پر میں اپنی کلیسیا تعمیر کروں گا" کیتھولک روایت میں پطرس ہی کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے، جیسے یسوع نے وہ "چٹان" قرار دیا جس پر کلیسیا تعمیر کی جائے گی۔ یہ تعبیر کیتھولک الہیات میں پاپائی اولیت اور اختیار کی بنیاد بنتی ہے۔

پروٹسٹنٹ الہیات میں "چٹان" سے مراد پطرس کی شخصیت نہیں، بلکہ یسوع کو مسیح اور خدا کا بیٹا ماننے کے پطرس کے اقرارِ ایمان سے ہے۔ اس نقطہ نظر میں کلیسیا کی بنیاد پطرس نہیں بلکہ یہ اقرار ہے کہ یسوع مسیح اور خدا کا بیٹا ہے۔ الہیاتی تعبیر سے قطع نظر، متی 20-16:13 میں پطرس کا اقرار مسیحی ایمان میں ایک مرکزی اور بنیادی عبارت سمجھا جاتا ہے، جو یسوع کی شناخت بطور مسیح اور خدا کے بیٹے کو نمایاں کرتا ہے اور کلیسیا کے مشن اور مقصد کی توثیق کرتا ہے۔

سابقہ مضمون میں ہم نے The Desire of Ages سے ایک اقتباس پیش کیا تھا، جہاں بہن وائٹ مسیح کے قیصریہ فلپی کے دورے سے متعلق بعض مسائل کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک نکتہ یہ ہے کہ مسیح نے قیصریہ فلپی کے اسباق پیش کرنے کی غرض سے شاگردوں کو یہودیوں کے اثر سے دور لے

گئے تھے۔

یسوع اور اُس کے شاگرد اب قیصریہ فلپی کے آس پاس کے ایک قصبے میں آ پہنچے تھے۔ وہ جلیل کی حدود سے باہر تھے، ایسے علاقے میں جہاں بت پرستی غالب تھی۔ یہاں شاگرد یہودیت کے حاکمانہ اثر سے الگ ہو گئے، اور مشرکانہ عبادت سے ان کا زیادہ قریب سے واسطہ پڑا۔ ان کے گرد توہم پرستی کی وہ صورتیں نظر آتی تھیں جو دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی تھیں۔ یسوع کی خواہش تھی کہ ان چیزوں کا مشاہدہ انہیں غیر قوموں کے لیے اپنی ذمہ داری کا احساس دلائے۔ اس علاقے میں قیام کے دوران، اُس نے لوگوں کو تعلیم دینے سے کنارہ کشی کرنے کی کوشش کی، اور اپنے شاگردوں کے لیے اپنے آپ کو زیادہ پوری طرح وقف کیا۔ صدیوں کی آرزو، 411۔

18 جولائی 2020 کو، مسیح نے 11 ستمبر 2001 کے شاگردوں کو لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کے اثر و نفوذ سے نکال دیا۔ دس کنواریوں کی تمثیل میں پہلی مایوسی نے اس تحریک کو اُن ٹھٹھا کرنے والوں کی جماعت سے جدا کر دیا جسے پیچھے چھوڑا جا رہا تھا۔ یہ سچائی میلرائیٹ تاریخ میں 19 اپریل 1844ء کو پوری ہوئی، اور پھر 18 جولائی 2020ء کو دوبارہ پوری ہوئی۔ اس کے بعد انتظار کے زمانے کی تاریخ شروع ہوئی، اور یہ تاریخ پہلے اور تیسرے فرشتے دونوں کی تحریکوں میں "سچائی" کا نشان رکھتی ہے۔

پہلی مایوسی تین سنگ میلوں میں سے پہلی ہے، اور یہ تاریخ 22 اکتوبر 1844 کی عظیم مایوسی پر اختتام پذیر ہوتی ہے، جو مکاشفہ باب گیارہ کے "بڑے زلزلے" کی نمائندگی کرتی ہے۔ آغاز میں، عبرانی حروف تہجی کا پہلا حرف ایک مایوسی کی نمائندگی کرتا ہے، اور انجام میں، عبرانی حروف تہجی کا بائیسواں حرف بھی ایک مایوسی کی نمائندگی کرتا ہے۔ تیرہواں حرف، جو بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے، نادان کنواریوں کی مایوسی کی نشاندہی کرتا ہے، جو اپنی کھوئی ہوئی حالت کو ظاہر کرتی ہیں جب نصف شب کی پکار یہ واضح کرتی ہے کہ کس نے بحران کے لیے تیاری کی ہے اور کس نے نہیں۔ عبرانی حروف تہجی کے بائیس حروف الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی علامت کی نمائندگی کرتے ہیں جو اسی تاریخ کے اندر مکمل ہوتا ہے، اگرچہ میلرائٹ تاریخ پہلی کادیش کی نمائندگی کرتی ہے اور آج ہماری تاریخ آخری کادیش کی نمائندگی کرتی ہے۔

دو خطوط متوازی ہیں، مگر ایک خدا کی قوم کی ناکامی کی نمائندگی کرتا ہے اور دوسرا خدا کی قوم کی فتح کی۔ صلیب سے بالکل پہلے، یسوع اپنے شاگردوں کو پانیوم لے گیا، جیسے کہ اُس نے اپنے آخری زمانے کے شاگردوں کو بھی پانیوم لے آیا ہے، اور اس عمل میں اُس نے ایسی مایوسی کو گزرنے دیا کہ اُس کے آخری زمانے کے شاگرد لاودکیائی ایڈونٹ ازم کے 'کنٹرول کرنے والے اثر' سے الگ ہو جائیں، جس کی نمائندگی متی باب سولہ کی تاریخ میں 'یہودیت' کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اُس نے اپنے شاگردوں کو بت پرستی کے ساتھ زیادہ قریبی رابطے میں بھی لے آیا، یوں اُس نے اپنے آخری زمانے کے شاگردوں کے کام کرنے کے ماحول کی نمائندگی کی، جو اب ابلیسی قوت کے پوری طرح کے ظہور میں جی رہے ہیں، جس کی نمائندگی اُن جدید مواصلاتی نظاموں سے ہوتی ہے جو پوری دنیا کو حیوان کا نشان قبول کروانے کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔

قیصریہ فلپی کی تاریخ، پانیوم کی جنگ کی تاریخ اور آیات تیرہ سے پندرہ تک کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ مسیح اور اُس کے شاگرد صلیب کے سائے میں کھڑے تھے، جو اس بات کی تمثیل تھی کہ آخری دنوں کے اُس کے شاگرد اتوار کے قانون کے سائے میں کھڑے ہوں گے۔ وہاں، آیات تیرہ سے پندرہ میں—جہاں منظر قیصریہ فلپی کا ہے—اور پانیوم کی جنگ میں بھی—جو وہ جگہ ہے جہاں آج ہم کھڑے ہیں—مسیح نے اپنے شاگردوں کو اُس بات کے بارے میں سکھانا شروع کیا جو آیت سولہ میں ہونے والی تھی۔

وہ انہیں اُس دکھ کے بارے میں بتانے ہی والا تھا جو اُس کا منتظر تھا۔ لیکن پہلے وہ تنہا ایک طرف چلا گیا، اور دعا کی کہ اُن کے دل اُس کے الفاظ کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ خواہش ازم،

اس سے پہلے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو صلیب کے بارے میں بتایا، وہ پہلے رخصت ہوا، یعنی اُس نے توقف کیا، یوں اُس نے تمثیل میں ٹھہرنے کے عرصے اور 18 جولائی 2020 سے جولائی 2023 تک کی تاریخ کی نشاندہی کی۔

ان کے ساتھ ملتے ہی، انہوں نے فوراً وہ بات نہ بتائی جیسے وہ پہنچانا چاہتے تھے۔ یہ کرنے سے پہلے، انہوں نے انہیں یہ موقع دیا کہ وہ اس پر اپنے ایمان کا اقرار کریں تاکہ آنے والی آزمائش کے لیے وہ مضبوط ہو جائیں۔ The Desire of Ages, 411.

جولائی 2023 میں، خداوند نے اُن لوگوں کو جو مایوسی سے وابستہ تھے، اپنے ایمان کا اظہار کرنے کا موقع دینا شروع کیا۔ اُس نے یہ اس طرح کیا کہ حزقی ایل باب 37 کے پیغام کو منکشف کیا، جو 11 ستمبر 2001 کے پیغام کی تصدیق کرتا تھا۔ یہ وہ کڑی تھی جس نے 11 ستمبر 2001 سے شروع ہونے والے مہر بندی کے زمانے کو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے ساتھ جوڑ دیا۔ اس نے یہ کام 18 جولائی 2020 کی مایوسی کو سچائی کے ڈھانچے میں رکھ کر کیا، کیونکہ جو دیکھنے کے خواہشمند تھے وہ پہچان سکتے تھے کہ ہر اصلاحی تحریک میں ایک موضوع ہوتا ہے جو اس کی منفرد مقدس تاریخ میں مسلسل جاری رہتا ہے۔

آخری ایام میں تیسری مصیبت کا پیغام 11 ستمبر 2001 کو آیا، پھر تیسری مصیبت کا ایک جھوٹا پیغام منادی کیا گیا جس سے مایوسی پیدا ہوئی، مگر وہ پیغام جس نے انہیں ساڑھے تین دن تک مردہ، سوکھی اور بکھری ہوئی ہڈیوں کی حالت میں رہنے کے بعد پھر سے زندہ کیا، وہ چار ہواؤں کا پیغام تھا، جو کہ تیسری مصیبت ہی ہے۔

آخری دنوں کے شاگرد، اگر وہ دیکھنا چاہیں، تو دیکھ سکتے ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے تین سنگ میل ہر مرحلے پر ایک ہی موضوع رکھتے ہیں، اور یہ کہ دوسرے مرحلے میں عبرانی حروفِ تہجی کے تیرہویں حرف سے مجسم کی گئی بغاوت نے پیغام کی 'سچائی' کے طور پر تصدیق کر دی۔ دوسری شہادت جو خداوند نے فراہم کی، یہ حقیقت تھی کہ سابقہ اصلاحی تحریکوں کی پہلی مایوسی خدا کی ظاہر کردہ مرضی کے خلاف بغاوت پر مبنی تھی، چلے وہ موسیٰ کا اپنے بیٹے کا ختنہ نہ کرنا ہو، یا عہد کا تابوتِ عہد کو چھونا، یا مارتھا اور مریم کا لعزر کی موت کے بارے میں یسوع کے کلام پر شک کرنا۔ واحد اصلاحی سلسلہ جس نے اس حقیقت کی تائید نہ کی کہ پہلی مایوسی نافرمانی پر مبنی تھی، وہ ملیرائٹس کی اصلاحی تحریک تھی، لیکن یہ بھی اس وقت دکھایا گیا کہ ملیرائٹس کی تاریخ میں اندرونی سنگ میل موجود تھے جو اس سچائی پر مبنی تھے کہ آٹھواں سات میں سے ہے۔

یہ حقیقت کہ آٹھواں سات میں سے ہے، یسوع مسیح کے مکاشفہ کا ایک اہم عنصر ہے جس کی مہر اب کھولی جا رہی ہے، اور فلادلفیائی میلرائیٹ تحریک کی لاودیقیہ کی کلیسیا کی طرف منتقلی ایک نشان راہ تھی جس نے یہ پہچان دی کہ کب تیسرے فرشتے کی لاودیقیائی تحریک ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلادلفیائی تحریک کی طرف منتقل ہوگی۔ پس، یہ حقیقت کہ پہلی میلرائیٹ ناامیدی اُن کی تحریک کی طرف سے نافرمانی ظاہر کیے بغیر وقوع پذیر ہوئی، آخری دنوں میں اسی نشان راہ کے لیے وہ تضاد فراہم کرتی ہے جہاں تیسرے فرشتے کی لاودیقیائی تحریک نافرمانی کرے گی اور ایک ناامیدی پیدا کرے گی، اور یوں کرتے ہوئے میلرائیٹ نشان راہ کے ساتھ مطابقت اختیار کرے گی، اور یہ منطق فراہم کرے گی کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک آٹھویں ہے، جو کہ سات میں سے ہے۔

جولائی 2023 میں، خداوند نے اپنے آخری زمانے کے لوگوں کو اتوار کے قانون کے بحران کے لیے تیار کرنے کی خاطر ایک "بیابان میں پکارنے والی آواز" برپا کی، اور جب وہ دعا میں ٹھہرنے کے بعد شاگردوں کے پاس لوٹا تو اُس نے انہیں اپنے ایمان کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ مسیح کے دنوں میں پیغام اُس کا بپتسمہ تھا، وہ مرحلہ جب یسوع، یسوع مسیح بنا۔ وہ سنگ میل 11 ستمبر 2001 کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اور اُس کے

شاگردوں سے پوچھا گیا کہ لوگ کیا سمجھتے ہیں، اور پھر اُن سے پوچھا گیا کہ وہ خود مسیح کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں۔

ان سے ملنے کے بعد، انہوں نے فوراً وہ بات نہ بتائی جو وہ سکھانا چاہتے تھے۔ یہ کرنے سے پہلے، انہوں نے انہیں یہ موقع دیا کہ وہ اُن پر اپنے ایمان کا اقرار کریں تاکہ اُنے والی آزمائش کے لیے وہ مضبوط ہو جائیں۔ انہوں نے پوچھا، 'لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں ابن آدم کون ہوں؟'

افسوس کہ شاگردوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسرائیل اپنے مسیح کو پہچاننے میں ناکام رہا تھا۔ بعض نے تو، جب انہوں نے اس کے معجزات دیکھے، اسے ابن داؤد قرار دیا تھا۔ بیت صیدا میں جن ہجوموں کو کھلایا گیا تھا، وہ اسے اسرائیل کا بادشاہ قرار دینے کے خواہش مند ہو گئے تھے۔ بہت سے لوگ اسے نبی ماننے کو تیار تھے؛ لیکن وہ اسے مسیح نہیں مانتے تھے۔ زمانوں کی آرزو، 411۔

ایڈونٹسٹ تحریک کی اکثریت 11 ستمبر 2001 کی تیسری مصیبت پر ایمان نہیں رکھتی تھی۔ وہ تحریک میں پیش کیے گئے نبوی کلام کے بعض معجزات پر تو ایمان رکھتے تھے، اور کچھ لوگ یہ سمجھتے بھی تھے کہ 11 ستمبر 2001 کے پیغام میں سچائی کے کچھ پہلو ہیں، لیکن وہ 11 ستمبر 2001 سے متعلق دعوؤں پر حقیقتاً ایمان نہیں رکھتے تھے۔

11 ستمبر 2001 کے دعوے کی تمثیل 11 اگست 1840 کے دعوے سے ہو چکی تھی، اور اسی دعوے کو سسٹر وائٹ نے 11 اگست 1840 کی تکمیل پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا۔ انہوں نے کہا:

"بالکل اسی وقت جو مقرر کیا گیا تھا، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے یورپ کی اتحادی طاقتوں کی سرپرستی قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے اختیار کے تحت دے دیا۔ یہ واقعہ بعینہ پیشین گوئی کے مطابق پورا ہوا۔ جب یہ معلوم ہوا تو کثیر لوگوں کو اُن اصول تعبیر نبوت کی صحت کا یقین ہو گیا جنہیں ملر اور اُس کے رفقاء نے اختیار کیا تھا، اور ظہور ثانی کی تحریک کو ایک حیرت انگیز زور ملا۔ علم و منصب کے حامل اشخاص، ملر کے ساتھ، اس کے نظریات کی منادی کرنے اور انہیں شائع کرنے دونوں میں متحد ہو گئے، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیل گیا۔" The Great Controversy, 334, 335.

11 اگست 1840 کو جس بات کی تصدیق ہوئی، وہ یہ تھی کہ ملر کے نبوی نظریات درست تھے، اور 11 ستمبر 2001 کا دعویٰ اس بات کی تصدیق ہے کہ فیوچر فار امریکہ کے نبوی نظریات درست ہیں۔ جولائی 2023 میں غیر تائب اکثریت نہ تو اس مفروضے کو قبول کر سکتی تھی اور نہ ہی کرنا چاہتی تھی کہ مسیح کے وضع کردہ طریقہ کار، جو فیوچر فار امریکہ کے سپرد کیا گیا ہے، دراصل آخری بارش کا طریقہ کار ہے۔ لیکن پھر مسیح نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ وہ، نہ کہ مجمع، کیا سوچتے تھے۔

اب یسوع نے خود شاگردوں سے متعلق دوسرا سوال کیا: 'مگر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟' پطرس نے جواب دیا، 'تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔'

ابتدا ہی سے پطرس نے یسوع کو مسیح مانا تھا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی منادی سے قائل ہو کر مسیح کو قبول کرنے والے بہت سے اور لوگ، جب وہ قید کیا گیا اور قتل کر دیا گیا، یوحنا کی ماموریت کے بارے میں شک کرنے لگے؛ اور اب وہ اس پر بھی شک کرنے لگے کہ یسوع وہی مسیح ہے جس کا وہ مدتوں سے انتظار کر رہے تھے۔ بہت سے شاگرد جنہوں نے پرجوش امید باندھ رکھی تھی کہ یسوع داؤد کے تخت پر بیٹھے گا، جب انہوں نے محسوس کیا کہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں، تو وہ اسے چھوڑ گئے۔ لیکن پطرس اور اس کے ساتھی اپنی وفاداری سے نہ پھرے۔ کل تعریف کرنے اور آج ملامت کرنے والوں کی ڈگمگاتی روش نے نجات دہندہ کے سچے پیروکار کے ایمان کو متزلزل نہ کیا۔ پطرس نے کہا، 'تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔' اس نے یہ انتظار نہ کیا کہ اس کے خداوند کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے، بلکہ اسے اس کی فروتنی کی حالت میں ہی قبول کیا۔

پطرس نے بارہ شاگردوں کے ایمان کا اظہار کیا تھا۔ لیکن شاگرد ابھی تک مسیح کی ماموریت کو سمجھنے سے بہت دور تھے۔ کابنوں اور حاکموں کی مخالفت اور غلط بیانی، اگرچہ وہ انہیں مسیح سے پھیر نہ سکتی تھی، پھر بھی انہیں سخت الجھن میں ڈالتی تھی۔ انہیں اپنی راہ صاف طور پر دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ان کی ابتدائی تربیت کا اثر، ربیوں کی تعلیمات، اور روایت کی قوت اب بھی سچائی کے مشاہدے میں حائل تھیں۔ وقتاً فوقتاً یسوع کی طرف سے نور کی قیمتی کرنیں ان پر چمکتیں، پھر بھی وہ اکثر سایوں میں ٹٹولتے ہوئے آدمیوں کی مانند تھے۔ مگر اسی دن، اس سے پہلے کہ انہیں اپنے ایمان کی عظیم آزمائش کے روبرو کیا جاتا، روح القدس قدرت کے ساتھ ان پر نازل ہوا۔ کچھ دیر کے لیے ان کی نگاہیں 'جو نظر آتی ہیں' سے ہٹ کر 'جو نظر نہیں آتیں' پر لگ گئیں۔ 2 کرتھیوں 4:18۔ انسانیت کے پردے کے نیچے انہوں نے خدا کے بیٹے کا جلال پہچانا۔

یسوع نے پطرس کو جواب دیا اور کہا، 'مبارک ہے تو، شمعون بن یونا، کیونکہ یہ بات تجھے جسم و خون نے ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔' دی ڈیزائر آف ایجز، 412۔

مسیح کو خدا کا بیٹا پہچاننے کے پطرس کے اقرار نے اُس زمانے کے آزمائشی سوال کو براہ راست مخاطب کیا۔ خدا کے نبوی کلام کے مطابق مسیح کے ظاہر ہونے کا وقت آچکا تھا، اور صرف وہی لوگ جو اُس سچائی کو قبول کرتے ان میں شامل ہوتے جن کی نمائندگی پطرس کے بیان نے کی تھی۔ پطرس ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو 11 ستمبر 2001 کو قائم کیے گئے پیغام کو قبول کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ "پطرس نے بارہ کے ایمان کا اظہار کیا تھا،" اور جن بارہ کی وہ نمائندگی کرتا تھا وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے۔ اسی وجہ سے، مسیح نے اس عبارت میں پطرس کا نام شمعون بر-یونا سے بدل کر پطرس رکھ دیا۔

"سائمن" کا مطلب ہے "وہ جو سنتا ہے"، اور "بار" کا مطلب ہے "کا بیٹا"، اور "یوناہ" کا مطلب ہے "کبوتر"۔ سائمن ان لوگوں کی نمائندگی کرتا تھا جنہوں نے کبوتر کا پیغام سنا، اور وہ کبوتر ان سچائیوں کی نمائندگی کرتا تھا جو یسوع کے بپتسمہ سے متعلق تھیں، جب وہ مسیح بنا اور قوت کے ساتھ مسح کیا گیا، جیسا کہ کبوتر کی صورت میں روح القدس کے نزول سے علامتی طور پر ظاہر کیا گیا تھا۔

اصلاحی خطوط ایک دوسرے کے متوازی ہیں اور یوحنا ملرائیٹس کی نمائندگی کرتا ہے، جنہوں نے 11 اگست 1840 کو چھوٹی کتاب کھائی تھی۔ یرمیاہ اس واقعے کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اور جب اس نے چھوٹی کتاب کھائی تو اسے خدا کے نام سے پکارا گیا۔

تیرا کلام ملا اور میں نے اسے کہا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے خوشی اور میرے دل کی شادمانی ٹھہرا، کیونکہ میں تیرے نام سے کہلاتا ہوں، اے خداوند رب الافواج۔ یرمیاہ 15:16۔

جب خداوند نے ابرام کے ساتھ عہد باندھا تو اُس نے اُس کا نام بدل کر ابراہیم رکھ دیا، جیسے اُس نے ساری اور یعقوب کے ساتھ بھی کیا۔ نام کی تبدیلی عہد کے تعلق کی نمائندگی کرتی ہے، اور اُس نشان راہ پر جہاں الہی علامت نازل ہوتی ہے خدا کے لوگوں کو پیغام کھانا ہے، عہد میں داخل ہونا ہے، اور پھر اُن کا نام بدل دیا جاتا ہے۔ مسیح کے زمانے کے شاگردوں کے نمائندے کے طور پر، شمعون بن یونا نے اُن لوگوں کی نمائندگی کی جنہوں نے "کبوتر" کا پیغام "سنا"۔

جب اُس نے یہ گواہی دی کہ اُس نے پہچان لیا ہے کہ اُس نشان راہ پر یسوع مسیح بن گیا تھا، اور یہ کہ وہ خدا کا بیٹا تھا، اور جو کچھ اس سے لازم آتا ہے، تب مسیح نے اُس کا نام بدل کر پطرس رکھ دیا۔ اُس نے وہ پیغام بیان کیا تھا جسے اُس دور کے مسیح کے عہد کے لوگوں نے قبول کیا تھا، اور ایسا کرتے ہوئے وہ آخری ایام کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کا بھی نمونہ ٹھہرا۔

انگریزی حروف تہجی میں حرف "P" سولہواں حرف ہے، اور حروف تہجی میں حرف "E" پانچواں حرف ہے، اور حرف "T" بیسواں حرف ہے، حرف "E" دوبارہ آتا ہے، اور نام کا اختتام حرف "R" پر ہوتا ہے جو

اٹھارہواں حرف ہے۔ سولہ "ضرب" پانچ، "ضرب" بیس، "ضرب" پانچ، "ضرب" اٹھارہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے برابر ہے۔ شاندار ماہر لسانیات نے پیٹر سے عبرانی میں گفتگو کی، اور عہد نامہ جدید یونانی زبان میں لکھا گیا، اور کنگ جیمز ورژن کے مترجمین نے عہد نامہ جدید کو انگریزی میں ترجمہ کیا۔

مختلف زبانوں کے تین مراحل کے باوجود، مسیح، جو خدا کا بیٹا، عجیب زبان دان اور عجیب شمار کرنے والا ہے، نے انجیل متی کے سولہویں باب میں ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے کی ایک مثال قائم کی، جو جنگ پینٹم اور اس کے قیصریہ فلپی کے دورے کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ اس نے یہ زبان اور اعداد پر اپنی قدرت کو بروئے کار لا کر کیا، کیونکہ وہ پلمونی (عجیب شمار کرنے والا) بھی ہے، اور کلام (عجیب زبان دان) بھی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

تقریباً دو ہزار سال پہلے، آسمان میں خدا کے تخت سے پراسرار اہمیت کی حامل ایک آواز سنی گئی: "دیکھ، میں آتا ہوں۔" "قربانی اور نذرانہ تو نہیں چاہتا، لیکن میرے لیے تو نے ایک بدن تیار کیا ہے.... دیکھ، میں آتا ہوں (کتاب کے طومار میں میرے بارے میں لکھا ہے) تاکہ اے خدا، تیری مرضی پوری کروں۔" عبرانیوں 7-10:5۔ ان الفاظ میں اس مقصد کی تکمیل کا اعلان ہے جو ابدی زمانوں سے پوشیدہ تھا۔ مسیح ہماری دنیا میں آنے اور مجسم ہونے والے تھے۔ وہ فرماتا ہے، "میرے لیے تو نے ایک بدن تیار کیا ہے۔" اگر وہ اس جلال کے ساتھ ظاہر ہوتا جو دنیا کے ہونے سے پہلے باپ کے ساتھ اس کا تھا، تو ہم اس کی حضوری کی روشنی برداشت نہ کر سکتے۔ تاکہ ہم اسے دیکھیں اور ہلاک نہ ہوں، اس کے جلال کے اظہار پر پردہ ڈال دیا گیا۔ اس کی الہیت انسانیت کے پردے میں چھپی ہوئی تھی—غیر مرئی جلال ایک مرئی انسانی صورت میں۔

اس عظیم مقصد کو مثالوں اور علامتوں میں سائے کی صورت میں ظاہر کیا گیا تھا۔ جلتی ہوئی جھاڑی، جس میں مسیح موسیٰ پر ظاہر ہوئے، نے خدا کو آشکار کیا۔ الوہیت کی نمائندگی کے لیے جو نشان چنا گیا وہ ایک ادنیٰ جھاڑی تھی جس میں بظاہر کوئی دلکشی نہ تھی۔ اسی میں لامحدود ذات جلوہ گر تھی۔ بے حد رحم فرمانے والے خدا نے اپنا جلال نہایت فروتن نمونے میں ڈھانپ دیا، تاکہ موسیٰ اس پر نظر ڈال سکے اور زندہ رہے۔ اسی طرح دن کو بادل کے ستون اور رات کو آگ کے ستون میں خدا نے اسرائیل سے ہم کلام ہو کر اپنی مرضی انسانوں پر ظاہر کی اور انہیں اپنا فضل عطا کیا۔ خدا کے جلال کو مدہم کر دیا گیا، اور اس کی شان پردہ میں رکھی گئی، تاکہ فانی انسانوں کی کمزور نگاہ اسے دیکھ سکے۔ اسی طرح مسیح کو 'ہمارے پست حالی کے بدن' (فلپیوں 3:21، R. V.) میں، 'آدمیوں کی مانند' آنا تھا۔ دنیا کی نگاہ میں اس میں کوئی ایسی خوبصورتی نہ تھی کہ لوگ اس کی خواہش کریں؛ تاہم وہ مجسم خدا تھا، آسمان و زمین کا نور۔ اس کا جلال پردہ میں تھا، اس کی عظمت اور شان پوشیدہ تھی، تاکہ وہ غمزدہ اور آزمائش زدہ انسانوں کے قریب آسکے۔

خدا نے اسرائیل کے لیے موسیٰ کو حکم دیا، "وہ میرے لیے ایک مقدس مقام بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں" (خروج 25:8)، اور وہ اپنی قوم کے درمیان اسی مقدس مقام میں سکونت پذیر رہا۔ صحرا میں ان کی تمام تھکا دینے والی سرگردانی کے دوران اس کی حضوری کی علامت ان کے ساتھ رہی۔ اسی طرح مسیح نے ہماری انسانی ڈیرہ گاہ کے بیچ اپنا خیمہ قائم کیا۔ اس نے انسانوں کے خیموں کے برابر اپنا خیمہ نصب کیا، تاکہ وہ ہمارے درمیان سکونت کرے اور ہمیں اپنی الہی سیرت اور زندگی سے مانوس کرے۔ "کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان خیمہ زن ہوا (اور ہم نے اس کا جلال دیکھا)—ایسا جلال جو باپ کے اکلوتے کی مانند ہے—جو فضل اور سچائی سے معمور ہے۔" (یوحنا 1:14، ریوائزڈ ورژن، حاشیہ۔

چونکہ یسوع ہمارے درمیان سکونت کرنے آیا، ہم جانتے ہیں کہ خدا ہماری آزمائشوں سے واقف ہے اور ہمارے غموں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ اولادِ آدم کا ہر فرد یہ سمجھ سکتا ہے کہ ہمارا خالق گنہگاروں

کا دوست ہے۔ کیونکہ فضل کی ہر تعلیم میں، خوشی کے ہر وعدے میں، محبت کے ہر عمل میں، اور نجات دہندہ کی زمینی زندگی میں پیش کی گئی ہر الہی کشش میں، ہم 'خدا ہمارے ساتھ' کو دیکھتے ہیں۔

شیطان خدا کی محبت کی شریعت کو خود غرضی کی شریعت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارے لیے اس کے احکام کی اطاعت کرنا ناممکن ہے۔ ہمارے پہلے والدین کا گناہ، اور اس کے نتیجے میں آنے والی ساری مصیبت، ان سب کا الزام وہ خالق پر رکھتا ہے، تاکہ لوگوں کو یہ دکھائے کہ گویا خدا ہی گناہ، رنج و الم اور موت کا موجد ہے۔ یسوع نے اس فریب کو بے نقاب کرنا تھا۔ ہم میں سے ایک کی حیثیت سے اسے فرمانبرداری کی مثال پیش کرنی تھی۔ اسی لیے اس نے ہماری فطرت اپنے اوپر لے لی اور ہمارے تجربات سے گزرا۔ 'لازم تھا کہ وہ ہر بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے۔' عبرانیوں 2:17۔ اگر ہمیں کوئی ایسی بات برداشت کرنا پڑتی جو یسوع نے نہ سہی ہو، تو اسی نکتے پر شیطان خدا کی قدرت کو ہمارے لیے ناکافی ظاہر کرتا۔ اسی لیے یسوع 'ہر بات میں ہماری طرح آزما یا گیا۔' عبرانیوں 4:15۔ جن سب آزمائشوں سے ہم گزرتے ہیں، ان سب کو اس نے سہا۔ اور اپنی خاطر اس نے کوئی ایسی قدرت استعمال نہ کی جو ہمیں بھی بلا معاوضہ پیش نہ کی گئی ہو۔ انسان کی حیثیت سے اس نے آزمائش کا مقابلہ کیا، اور خدا کی طرف سے دی گئی قوت میں غالب آیا۔ وہ کہتا ہے، 'اے میرے خدا، میں تیری مرضی پوری کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں؛ بلکہ تیری شریعت میرے دل کے اندر ہے۔' زبور 40:8۔ جب وہ نیکی کرتا پھرتا تھا اور ان سب کو شفا دیتا تھا جو شیطان سے ستائے ہوئے تھے، تو اس نے لوگوں پر خدا کی شریعت کی حقیقت اور اس کی خدمت کی نوعیت کو واضح کر دیا۔ اس کی زندگی گواہی دیتی ہے کہ ہمارے لیے بھی خدا کی شریعت کی اطاعت ممکن ہے۔

اپنی انسانیت کے سبب سے مسیح نے انسانیت کو چھوا؛ اپنی الوہیت کے سبب سے وہ تخت خدا کو تھامتا ہے۔ ابن آدم کی حیثیت سے اس نے ہمیں اطاعت کی مثال دی؛ اور ابن خدا کی حیثیت سے وہ ہمیں اطاعت کرنے کی قدرت بخشتا ہے۔ وہ مسیح ہی تھا جس نے کوہ حوریب پر جھاڑی میں سے موسیٰ سے کہا، 'میں جو ہوں سو ہوں.... پس تو بنی اسرائیل سے یوں کہنا کہ "میں ہوں" نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔' خروج 3:14۔ یہ اسرائیل کی رہائی کی ضمانت تھی۔ پس جب وہ آدمیوں کی شبابہت میں آیا، اس نے اپنے آپ کو 'میں ہوں' قرار دیا۔ بیت لحم کا بچہ، حلیم و فروتن نجات دہندہ، وہ خدا ہے جو 'جسم میں ظاہر ہوا۔' 1 تیمتھیس 3:16۔ اور ہم سے وہ کہتا ہے: 'میں اچھا چرواہا ہوں۔' 'میں زندہ روٹی ہوں۔' 'میں راہ، حق اور زندگی ہوں۔' 'آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے۔' یوحنا 10:11؛ 6:51؛ 14:6؛ متی 28:18۔ 'میں ہوں' ہر وعدے کی ضمانت ہے۔ 'میں ہوں؛ ڈرو مت۔' 'خدا ہمارے ساتھ' گناہ سے ہماری رہائی کی ضامن ہے، آسمان کی شریعت کی اطاعت کرنے کی قدرت کی یقین دہانی ہے۔ The Desire of Ages, 23, 24.